(EDITORIAL)

اداریہ

دنیا یہ دنیا

یہ چہکتی مہکتی چہچہاتی لہلہاتی دنیا اپنی ساری رنگینیوں اور رعنائیوں کے ساتھ انسان کے لئے بنی ہے۔ 'لولاک' کی قسم۔ انسان ہے جو اپنی حیثیت سے بے خبر۔۔۔ اپنے ہی کو نہیں پہچانتا، اپنی حدوں کو نہیں جانتا۔ کبھی اتنا پھول جاتا ہے کہ اپنے آپے میں نہیں رہتا، کبھی اپنے کو اتنا بھول جاتا ہے کہ نہ جانے کس رو میں اپنی ہی طفیلی دنیا اور اس کی ادنا چیزوں پر دیوانہ وار جان چھڑکنے لگتا ہے۔ اس کو دیکھ کر کچھ مذہب نما فکروں نے رہبانیت یا ترک دنیا کا سبق پڑھایا کہ نہ رہے بانس، نہ بجے بانسری۔ ذرا سوچنے کی جا ہے کہ یہ دنیا کی نعمتیں خلقت کی بارات کے دولہا میاں حضرت انسان کے استفادہ کے نہیں ہیں تو پھر کس کے لیے ہیں، کس لئے ہیں؟ اس سلسلہ میں مختلف دانشوروں نے دنیا کا اپنا اپنا تصور پیش کیا۔ ایسے اکثر تصور حد اعتدال سے بیگانہ رہے۔ کچھ میں دنیا ہی سب کچھ ہے، کچھ میں دنیا میں کچھ بھی نہیں۔ مذہبی قسم کی فکروں نے آخرت کا تصور ابھارا اور اسے دنیا کے مقابلہ پر لا کھڑا کر دیا۔ ان افکار و نظریات اور تصورات کے لامتناہی دلدل میں اسلام کا دنیا کے بارے میں اپنا نیارا پیارا تصور ہے۔ دنیا بنے، خوب بنے مگر آخرت کی قیمت پر نہیں، آخرت دنیا چھوڑ کر نہ بنے بلکہ دنیا کے بل بوتے پر بنے۔ اسی کو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ 'دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔' یہ مقولہ فاضل زمانہ سید العلماءؒ کے ایک قابل قدر و افادہ مضمون کا سرنامہ ہے جو اگلے صفحوں میں پھر پیش کیا جارہا ہے۔ امید ہے شعاع عمل کے باذوق و نظر قارئین اس 'قند مکرر' سے بخوبی محظوظ ہوں گے۔

دنیا کے سلسلہ میں اپنا خاص نظریہ پیش کرنے میں 'تصوف' بھی پیش پیش ہے، ادھر مولائے کائنات امیر المومنینؑ اسلامِ محمدؐ کی اولین و توانا ترین تصویر ہیں۔ 'مولائے کائنات اور تصوف' معزز صوفی اہل قلم جناب مرزا شاہ اشرف علی صاحب 'جوہر رہمانی' (واصل شاہ) سجادہ نشین آستانہ ستاریہ، فتح گڈھ کی قابل قدر و وقعت نگارش کی سرخی ہے۔ اس نگارش کی باز پیش کش بھی ہمارے صفحات کی زینت ہے۔

م۔ ر۔ عابد